بعونہ تعالی

رسالہ مختصر کہ در بارہ
جواز میلاد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم و فاتحہ سوم و دہم و چہلم
و برسی و زیارت قبور اولیاء اللہ وغیرہ
حسب فرمایش جناب خورشید رکاب معلی
القاب نواب مستطاب محمد محمود علیخان و
مسعود علیخان صاحب والی دانپور دام ظلہما

سنہ ۱۲۹۹ ہجری

فتاوی علماء مکہ معظمہ و مدینہ شریفہ

در مطبع کاشی شمان واقع شہر مستقر الخلافہ کمرہ کی
دلپت رای بمکان لالہ بلدیو پرشاد صاحب
خزانچی سابق باہتمام لالہ ہر پرشاد و
مولوی محمد نور اللہ صاحب
مالکان مطبع بکمال صحت
حلیہ طبع در بر
کشیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ ایک مدت سی ہندوستان مین بڑا نزاع و جھگڑا
مسائل احکام اور معمولات مروجہ اہل اسلام مین واقع ہی کہ نوبت تکفیر و تضلیل کی
طرفین سے آتی ہی چنانچہ ایک فرقہ جو ہر ایک شہر مین شاذ و نادر موجود ہی صرف
اپنی تئین موحد سنی مسلمان بتاتا ہی اور باقی مسلمانونکو کہ وہ بہ کثرت تمام
بلاد مین ہین مشرک و گمراہ و بی ایمان ٹھیرانی کی لیی یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہنی کو
واسطے مدد و وسیلہ کی اور محفل مولد شریف اور قیام کو اور عرس اولیاء اللہ کو موجب
گمراہی ٹھیراتا ہی اور حیات النبی سی انکار کرکے دعوی کرتا ہی کہ پیغمبر بھی مر کر
مٹی مین مل گئی اور غلاف ڈالنی کو قبور اولیاء پر اور بوسہ دینی کو شرک لکھتا ہی اور
ہر امر کو جو نیا ہوا اور بعد آنحضرت کی پیدا ہوا اگرچہ علمای دین نی نکالا ہو اوسکو
موجب گمراہی بتاتا ہی اور وہابیہ اتباع محمد بن عبد الوہاب کو اچھا بتلاتا ہی چنانچہ
یہ سب امور اوس فرقہ کی رسائل اردو سی ثابت ہین دوسرا فرقہ جو ہندوستان مین

بہ کثرت ہی پہلی فرقہ کو بدمذہب کہتا ہی اور وہابیہ کی بدمذہبی کا قائل ہی حیات
النبی پر کلام وسلام کی سننی جاننی مین مانند حیات دنیوی کی ایمان لانی کو
ضروری بتاتا ہی محفل مولد شریف اور قیام کو موجب برکات و باعث حسنات
جانتا ہی عرس اولیاء اللہ اور تقبیل ابہامین کو وقت اذان کی بہ نظر
محبت کی بہتر جانتا ہی یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہکر وسیلہ و مدد چاہنی کو موجب
قضای حاجات مانتا ہی بوسہ قبور کے شرک کہنی کو غلط بتلاتا ہی اختلاف کراہت و اباحت کا
دعوی کرتا ہی وعلی ہذا القیاس بہت مسائل مین نزاع ہی اور روز بروز یہ جھگڑا
بڑہتا ہی پہر طرفہ یہ کہ ہر ایک اون دونون فرقون سی اپنی تئین معتقد و متبع
علمای سابقین اہل سنت وجماعت کا ٹہیراتا ہی اس سبب سی کم علم جو کتب علمای
سابقین کی تحقیق و تطبیق نہین کرسکتی ہین بڑی تردد مین پہنستی ہین اور جو لوگ
اہل سنت بلکہ اسلام سی علحدہ ہین وہ ہنستی ہین ۱۲۹۵ھ مین کہ بتوفیق حق سبحانہ
کی حاضری حرمین شریفین کا اتفاق ہوا اپنی آنکہ سی دیکھا کہ حرمین شریفین مین
علی الاعلان ندای الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ اور مجالس
مولد شریف اور قیام کا معمول ہی اور ہر ایک کبیر و صغیر وہان ان اذکار مین مشغول
ہی اسی طرح زیارت مبارک حضور اقدس کی آداب دست بستہ کا تو کیا مذکور
ہی توسل و استمداد کا اہلبیت و صحابہ کرام پر کہ قبی بلند بنی ہوی ہین اور واسطی
تکریم و ادب کی غلاف پڑی ہوی ہین توسل و استمداد کا اون حضرات سی بہی
سب علما نو نکا دستور ہی کہ اوسوقت کی کیفیت نور و سرور بیان کرنی سی قلم
معذور ہی یہ حال دیکھکر خیال کیا گیا کہ اگر یہ امور موجب گمراہی و بی ایمانی کی ہوتی

توحرمین شریفین بہی معاذ اللہ تعالی دار الشرک والضلال ٹہرتی ہیں
ان امور سے عناد وانحراف رکہنا اور موجب گمراہی کا ٹہرانا دلیل صاف بدمذہبی
کی ہی پہر بدرخواست وفرمائش بعض احباب کی واسطی ہدایت عوام اہل ہند
کی ایک فتوی باختصار اسی قسم کی چند مسائل نزاعیہ کا شیخ العلماء اور دوسرے
مفتیان کرام سی حاصل کیا اللہ تعالی مجہکو اور سب مسلمانونکو محبت اور تکریم
وتعظیم ہنر اور اپنی محبوبون کی مین رکہی اور اسی پر خاتمہ بخیر کرے آمین۔

سوال بسم اللہ الرحمن الرحیم اول

ما قولکم دام فضلکم فی المسائل الآتیۃ منہا ان قراءۃ احوال
ولادۃ افضل الثقلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی النہج
المخصوص اعنی بان رجلا یاخذ بیدہ رسالۃ مشتملۃ علی احوال
ولادتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویقرءھا والناس مجلسون حولہ
متحلقین ساکتین مستمعین جائز ام لا وعلی تقدیر الجواز امباح
ام مستحب ام سنۃ ام واجب ام فرض وعلی تقدیر عدم الجواز احرام ام مکروہ

ترجمہ

کیا ہی قول تمہارا ہمیشہ رہی فضل تمہارا مسائل آئندہ مین پہلا مسئلہ اون مسائل
مین سی یہ ہی کہ پڑہنا احوال ولادت مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
اس روش خاص پر کہ ایک شخص لی اپنی ہاتہ مین رسالہ جو مشتمل ہو حالات ولادت
مبارک آنحضرت پر اور پڑہی اوسکو اور آدمی بیٹہین گرد اوسکی حلقہ باندہکر چپکے
سنتی ہوی آیا یہ امر جائز ہی یا نہین اور بر تقدیر جواز کی مباح ہی یا سنت

واجب یا فرض اور بر تقدیر عدم جواز کی حرام ہی یا مکروہ ـ

الجواب اللهم هداية الصواب

الحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين نهجهم بعده

جواب المسئلة الاولى

فى كتاب المولد للشهاب ابن حجر اعلم ان اى المولد بدعة لكنها حسنة لما اشتملت عليه من الاحسان الكثير للفقراء ومن قراءة القران واكثار الذكر والصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم واظهار السرور والفرح به صلى الله عليه وسلم والمحبة له واغاظة اهل الزيغ والعناد من الزنادقة والملحدين والكفرة والمشركين ولم يزل اهل الاقطار فى سائر المدن والامصار يحتفلون بعمل المولد فى شهره فى ولائم مشتملة على كثرة المطاعم والاحسانات والصدقات والمبرات ولقد قال الامام شمس الدين الجزرى ان مما جرب ان من فعل ذلك كان امانا فى ذلك العام وقال ايضا لو لم فى عمل المولد الا ارغام الشيطان وسرور اهل الايمان لكفى وقال ايضا واذا كان اهل الصليب اتخذوا ليلة مولد نبيهم عيدا اكبر فاهل الايمان اولى بذلك واجدر واستدل شيخ الاسلام الحافظ ابن حجر لكونها بدعة حسنة بخبر الصحيحين

انہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ وجد الیہود یصومون
یوم عاشوراء فسئلہم فقالوا ھذا یوم اغرق اللہ فیہ فرعون
ونجی موسی فنحن نصومہ شکر اللہ تعالی فقال صلی اللہ علیہ وسلم
فنحن احق بموسی منکم فصامہ وامر بصیامہ وقال ان عشت الی
قابل الحدیث قال اعنی شیخ الاسلام فیستفاد منہ
فضل الشکر للہ تعالی بانواع العبادات علی ما من بہ فی
یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذلک فی نظیر
ھذا الیوم من کل سنۃ وای نعمۃ اعظم من نعمۃ بروز ھذا النبی
نبی الرحمۃ فی ذلک الیوم انتہی ملتقطا ومنہ یعلم الجواب
علی المسئلۃ الاولی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

ترجمہ

یہ جواب ہی یا اللہ طلب کرتی ہین ہم ہدایت صواب کی

سب تعریف خدا کو ہی اکیلا ہی وہ اور درود شریف بھیجی خدا تعالی ہماری
سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اونکی آل واصحاب پر اور اونکی طریق کی چلنی والونپر

پہلے مسئلے کا جواب

کتاب مولد مین تصنیف شہاب بن حجر کی ہی کہ عمل مولد نئی بات ہی لیکن امر نیک
ہی اسلیے کہ شامل ہی اوپر بہت نیکی کی واسطی فقیرون کی اور پڑہنی آیات
کلام اللہ شریف کی اور کثرت ذکر کی اور درود شریف کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور ظاہر کرنی خوشی کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت اوس جناب کی

اور رنج دلانی اہل گمراہی اور سرکشی کی گمراہون اور بی دینون اور کافرون اور
مشرکون کی اور ہمیشہ ہی سب شہرون اور مصرونمین لوگ محفل کرتی ہین عمل مولد
شریف کی ماہ مولدمین ساتہ دعوتون کی کہ شامل ہین کثرت کہانونپر اور صدقات
اور نیکیون پر اور تحقیق کہا امام شمس الدین ابن جزری نی کہ مجربات سی ہی یہ
بات کہ جو شخص مجلس مولد کی کرتا ہی امان حاصل ہوتی ہی اوسکو اوس سال مین
اور یہ بہی فرمایا ہی کہ اگر نہوتا عمل مولدمین کوئی فائدہ سوا ذلیل کرنی شیطان
کی اور خوشی اہل ایمان کی البتہ یہی امر کافی تہا اوسکی فضیلت کی واسطی
اور بہی فرمایا ہی کہ جب اہل صلیب اپنی پیغمبر کی شب مولد کو عید گردانتی ہین
پس اہل ایمان لائق ترہین کہ اپنی پیغمبر کی شب مولد کو خوشی کرین یعنی تاکہ
کفار کو رنج ہو اور دلیل لائی شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اوسکی بدعت حسنہ
ہونی پر ساتہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جب تشریف لائی مدینہ شریف مین پایا یہود کو کہ دسوین محرم کو روزہ
رکہتی ہین پس پوچھا آپ نی سبب اسکا اونہون نی کہا کہ اس دن مین غرق
کیا تہا اللہ تعالی نی فرعون کو اور نجات دی تہی حضرت موسی کو پس ہم روزہ
رکہتی ہین واسطی ادای شکر نعمت خدای تعالی کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ہم زیادہ استحقاق رکہتی ہین ساتہ حضرت موسی کی تم سی پس
آنحضرت نی خود بہی روزہ رکہا اور دوسرونکو بہی حکم کیا پہر فرمایا کہ اگر ہم زندہ
رہین گی سال آئندہ تو دو دن روزہ رکہین گی الحدیث فرمایا شیخ الاسلام
نی کہ ثابت ہوتی ہی اس حدیث سی فضیلت شکر حق سبحانہ کی ساتہ انواع عبادتوں کے

اوسکی احسان پر دن معین مین دینی نعمت یاد ورکرنی مصیبت سی اور
اعادہ کیا جاوی وہ شکر نظیر اوس دن مین ہر سال مین اور کونسی نعمت
بڑی ہی تشریف لانی ہماری نبی نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم سی اس دنین
تمام ہوا قول شیخ الاسلام کا بطور خلاصہ کی اور اس بیان سی جانا گیا
جواب پہلی مسئلہ کا اور اللہ سبحانہ خوب جانتا ہی فقط

المسئلۃ الثانیۃ

سوال دوسرا

ومنہا ان القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم جائز ام لا

وجواب المسئلۃ الثانیۃ

ان القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل انہ مندوب شرعا وقیل انہ بدعۃ وعلی ھذا فھی بدعۃ حسنۃ ولذا قیل بندبہا اذ البدعۃ تنقسم الی واجبۃ ومستحبۃ والی بقیۃ الاحکام الخمسۃ وما احسن قول الامام ابی زکریا یحیی الصرصری الحنبلی رحمہ اللہ تعالی فی بعض قصائدہ النبویۃ قلیل لمدح المصطفی الخط بالذھب علی فضۃ من خط احسن من کتب + ان تنھض الاشراف عند سماعہ + قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب + اما اللہ تعظیما لہ کتب اسمہ + علی عرشہ یا رتبۃ سمت الرتب +

وقد اتفق ان منشدا انشد هذه القصيدة فی ختم
درس شيخ الاسلام بقية المجتهدين الاعلام
تقی الدين السبکی رح وکان القضاة والاعيان
مجتمعين عنده فلما وصل المنشد عند قوله وان
تنهض الاشراف عند سماعه الی اخر البيت نهض
الشيخ فی الحال قائما علی قدميه امتثالا لما ذکره
الصرصری رحمه الله تعالی وقام الناس کلهم و
حصلت ساعة تجل عظيمة ذکر ذلك التاج السبکی
فی ترجمته من طبقاته قال بعضهم ويکفی ذلك فی
الاقتداء والعمل بعمله فانه کان من کبار الائمة واساطين
الامة ففعل مثله حجة ای حجة يفلح بها للعاسل المحجة

ترجمہ

اونہین مسائل مین سی یہہ ہی کہ کہڑا ہونا وقت ذکر ولادت شریف کی جائز ہی یا نہین

جواب یہہ ہی کہ

قیام وقت ذکر ولادت کی بعض نی لکہا ہی کہ مندوب شرعی ہی اور بعض نی کہا ہی
کہ بدعت ہی مگر اس تقدیر پر بدعت سی مراد بدعت حسنہ ہی اسواسطی کہ بدعت
منقسم کی قسمون مین بعض بدعت واجب ہی بعض بدعت مستحب ہی باقی احکام مین
پانچ تک اور بہت اچہا ہی فرمانا امام ابی زکریا یحیی صرصری حنبلی کا قصیدہ موۓ
تہوڑا ہی تعریف مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مین لکہنا سونی سی چاندی پر اچہی خط سی

اور تہوڑا ہی یہ کہ کہڑی ہو جاتی ہین بزرگ لوگ وقت سننی ذکر آنحضرت کی صیغہ بنا کر یا ادب سی جہک جاتی زانو پر خبردار ہو جاؤ کہ لکہا ہی اللہ تعالی نی نام آپ کا عرش پر کیا مرتبہ بلند ہی سب مرتبون سی اور تحقیق اتفاق ہوا کہ پڑہنی والی نی پڑہا اس قصیدہ کو ختم درس شیخ الاسلام بقیہ مجتہدین اعلام امام تقی الدین سبکی مین اور قاضی لوگ اور دوسری اکابر جمع تہی جب یہ مصرع پڑہا وان تنهض الاشراف عند سماعه قیام کیا شیخ نی فی الحال بلحاظ اتباع اوس قول امام صرصری کی اور سب حضار کہڑی ہوی اور ظاہر ہوئی ساعت بڑی روشنی کی ذکر کیا اوسکو طبقات سبکی مین فرمایا بعض علمانی کافی ہی یہ امر واسطی پیروی کرنی کی اور عمل کرنی کی ساتہ اونکی عمل کی کہ وہ تہی بڑی امامون سی ور سردار آن امت سی پس ایسی شخص کا فعل حجت ہی بڑی حجت کہ واضع ساتہ اوسکی واسطی عمل کرنی والی کی راہ راست

المسئلة الثالثة

تیسرا سوال

ومنها ان منكر القيام المذكور وانعقاد مجلس المولد الشريف ماذا حاله وهل يجوز الاقتداء خلفه ام لا ـ

ترجمہ

اونہین مسائل مین سی ہی یہ کہ منکر قیام اور انعقاد مجلس مولد شریف کا کیا حال ہی اور نماز پڑہنا پیچہی اوسکی جائز ہی یا نہین ـ

وجواب المسئلة الثالثة

ان كان منكر القيام المذكور وانعقاد مجلس المولد الشريف من الوهابية المنسوبين لمذهب الشقي ابن عبد الوهاب فهذا لاشك انه من المبتدعة الذين يكره الاقتداء لهم في الصلوة وتفوت فضيلة الجماعة بالقدوة بهم بل جنح بعض المحققين الى كفر الوهابية المقتدين بالشقي المذكور فيما ضل واضل فنسئل الله تعالى العافية من كل بلية

ترجمہ

جواب تیسری مسئلہ کا یہ ہے کہ

اگر منکر قیام مذکور اور مجلس مولد شریف کا فرقہ وہابیہ سی ہو جو شقی ابن عبد الوہاب کی طرف منسوب ہین پس بیشک وہ شخص گمراہان بدمذہب سی ہی نماز پڑہنا پیچھے اوسکی مکروہ ہی اور فوت ہو گی انکی مقتدی ہونی مین فضیلت جماعت کی بلکہ گئی ہین بعض محققین طرف کفر وہابیہ کی جو پیرو ہین شقی مذکور کی اوسکی گمراہی مین سوال کرتی ہین ہم خدا تعالی سی عافیت ہر بلا سے۔

المسئلة الرابعة

سوال چوتھا

ومنها ان قراءة الآيات المعهودة عند اهل الهند على الطعام جائزة ام لا ترجمہ اونہین مسائل مین سی ہی کہ پڑہنا آیات مقررہ قرآن مجید کا جیسا اہل ہند مین رواج ہی کھانی پر جائز ہی یا نہین۔

المسئلة الخامسة

سوال پانچوان

ومنها ان اجتماع الناس بعد موت احد فی الیوم الثالث وقراءتہم کلمة التوحید علی حبات الحمص وختم القران جائز ام لا

ترجمہ

اونہین مسائل مین سی ہی کہ جمع ہونا آدمیون کا کسی کی مرنی کی بعد تیسری دن اور پڑہنا کلمہ توحید کا نخود پر اور ختم قرآن شریف کا تیسری دن جائز ہی یا نہین

اما المسئلة الرابعة والخامسة

لیکن مسئلہ چوتھا اور پانچوان

المتضمنتان قراءة بعض الایات علی الطعام وقراءة لا الہ الا اللہ علی حبات الحمص فما رایت فی کلام الائمة نصا فی ذلک والعلم امانة

ترجمہ

کہ شامل ہین قرارت آیات پر اوپر کہانی کی اور پڑہنی کلمہ وحدانیت کی دانہ نخود پر پس امامون کی کلام مین کوئی صاف حکم تصریح مین نی دیکہا نہین ہی اور علم امانت کی چیز ہی یعنی بی دیکہی حکم لکہدینا از قسم خیانت ہی لہذا اسوقت حکم اس کا لکہا نہین۔

المسئلة السادسة

سوال چہٹا

ومنها ان اجتماع اقرباء الميت بعد موته فی اليوم العاشر والطعام المساكين فی هذا اليوم وهكذا فی العشرين والاربعين جائز ام لا۔

ترجمہ

جمع ہونا رشتہ دارون میت کا بعد موت مردہ کی دسوین دن اور کہانا کہلانا اونکا مساکین کو اس دن مین اور اسی طرح روز بستم اور چہلم کی جائز ہی یا نہین

جوابُ المسئلة السّادسة

ان ما يفعل من اجتماع قرابة الميت واطعامهم الطعام لهم وللمساكين فی اليوم العاشر والعشرين والاربعين كل ذلك من البدع السيئة لكن لا حرمة فيه الا ان فعل شئ منه لنحو نائحة ومن قصد بفعل شئ منه دفع السنة الجهال وخوضهم فی عرضه بسبب الترك يرجی ان يكتب له ثواب ذلك اخذا من امره صلی الله عليه وسلم من احدث فی الصلوة بوضع يده علی انفه وعللوه بصون عرضه عن خوض الناس فيه لو انصرف علی غير هذه الكيفية ولا يجوز ان يفعل بشئ من التركة حيث كان فيها محجورا عليه مطلقا او كانوا كلهم راشدين لكن لم يرض بعضهم انتهی ملخصا من فتاوی الشهاب ابن حجر

ترجمہ

وہ جو کیا جاتا ہی جمع ہونی رشتہ داران میت سی اور کہلانی اونکی سے
کھانا اونکو اور مساکین کو دسوین بیسوین چالیسوین دن سب یہ امور بدعت
سیئہ سی ہین بیشک لیکن کوئی بات کچہہ حرمت کی اسمین نہین ہی ہان اگر
رونی پیٹنی والی عورت کو یا مثل اسکی کسی معصیت والون کو دیا جاوی
تو البتہ ممانعت و حرمت لازم ہوگی اور جو شخص اس کام سی زبان بندی
جہال کی قصد کری تا اوسپر طعن نہ کرین تو بہی امید ہی کہ اسمین بہی اوسکو
ثواب ملیگا ماخوذ ہی یہ حکم فرمانی جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس
شخص کو جسکا وضو نماز مین جاتا رہی ساتہہ رکہنی ہاتہہ کی ناک پر کہ علمانی علت
اوسکی بیان فرمائی ہی تاکہ آدمی اوسپر طعن کرنی سی بچین جو بغیر اسکی نمازسی
علحدہ ہوجاویگا اور نہین جائز ہی کرنا ان امور کا میت کی ترکہ سی جو اوسمین
کسی نابالغ یا مجنون کا حق ہو یا وارث تو سب عاقل بالغ ہون مگر بعض ترکہ مشترکہ
سی صرف کرنی پر راضی نہون تمام ہوا یہ جواب بطور خلاصہ کی کتاب فتاوی
شہاب ابن حجر شافعی سے فقط

المسئلة السابعة

سوال ساتوان

ومنها انہ یجتمع الناس فی یوم معین فی کل سنة مرة واحدة
علی قبر من قبور اولیاء اللہ تعالی وناظر القبر یطعم الناس عموما
ویزین حول القبر بالشمع بحسب ما یستطیع والناس یجلسون

فی وقت معین متحلقین مستمعین اشعار نعتیۃ من القوالین خالیا من المزامیر باکین صائحین ویسمون ہذہ الحالۃ حالۃ الوجد ہذا ہو العرس عندہم اہذا جائز ام لا۔

ترجمہ

او نہین مسائل مین سی ہی یہ امر کہ جمع ہوتی ہین آدمی روز معین مین ہر سال ایک بار کسی بزرگ کی قبر پر اور خادم قبر کا کھانا کھلاتا ہی آدمیون کو عموما اور مزین کرتا ہی گرد قبر کو ساتہ شمع و چراغ کی حسب استطاعت کی اور آدمی بیٹھتی ہین حلقہ باندہ کر سنتی ہین اشعار نعت شریف کی قوالونسی بغیر مزامیر کی اور روتی ہین اور چیخ مارتی ہین اور اس حالت کا لوگ نام رکھتی ہین حالت وجد کی یہ طریقہ عرس کا ہی اونکی نزدیک کیا جائز ہی یہ یا نہین

وجواب المسئلۃ السابعۃ

اور جواب ساتوین مسئلہ کا یہ ہے

ان زیارۃ قبور المسلمین عموما مسنونۃ فما بالک بالزیارۃ والاجتماع عند قبر ولی من اولیاء اللہ تعالی فلاشک انہا قربۃ وعبادۃ مطلوبۃ اذا خلت وسلمت من المنکرات الشرعیۃ واشتملت علی قراءۃ القران والذکر والتوسل بہم الی اللہ تعالی ترجمہ

تحقیق زیارت قبر سب مسلمانونکی ہر حال مین بالعموم مسنون ہی پس کیا کچہ شان و حال زیارت قبر کسی بزرگ کا دوستان خدا تعالی سی اور جمع ہونی کا اوسکی نزدیک بی شک یہ بات

ثواب کی ہی اور عبادت ہی چاہی گئی بشرطیکہ خالی ہووین باتون سی جنکا
شارع نی انکار فرما دیا ہی اور شامل ہو وہ قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر
دینی پر اور توسل پر ساتھ اولیاء اللہ تعالی کے فقط

المسئلة الثامنة

سوال آٹھوان

منها ان تقبیل الابهامین عند قول المؤذن اشهد ان
محمدا رسول جائز ام لا ترجمہ چومنا انگشت کا وقت
قول موذن اشهد ان محمدا رسول اللہ کی جائز ہے یا نہین۔

وجواب المسئلة الثامنة

اور جواب آٹھوین مسئلہ کا یہ ہے

فی فتاوی العلامة الشیخ احمد الدمیاطی علی هذه مسئلة
ما نصه نقل صاحب الفردوس ان الصدیق رضی اللہ تعالی
عنه لما سمع قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول اللہ قال
ذلك ای مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد صلی اللہ علیه وسلم
الخ وقبل باطنا انملة السبابتین ومسح عینیه فقال
صلی اللہ علیه وسلم من فعل مثل خلیلی فقد حلت
علیه شفاعتی قال الحافظ السخاوی لم یصح ثم نقل عن
الخضر انه علیه الصلوة والسلام قال من قال حین یسمع
قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی

وقرة عيني محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم ثم قبل ابهاميه
وجعلهما على عينيه لم يعم ولم يرمد ابدا ونقل غير ذلك
ثم قال ولم يصح في المرفوع من كل هذا شئ لكن حكى
ان بعض الصالحين كان يقبل ابهاميه ويضعهما على
عينيه عند الاذان ثم ترك ذلك لان الحديث متكلم
فيه فرمد ثم رای الرسول صلى الله عليه وسلم في المنام
فقال لای شئ ترکت ما کنت تقول فقال لان الحديث
متكلم فيه فقال اما يكفيك قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فعاد لما كان يفعله فلم يرمد بعد والله تعالى اعلم

ترجمہ

فتاوی علامہ شیخ احمد دمیاطی مین اس مسئلہ کی نسبت لکھا ہی کہ نقل
کیا صاحب فردوس نی تحقیق حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نی
جب سنا قول موذن کا اشہدان محمدا رسول اللہ کہا اسکو اور چوما سرا نگشت
سبابہ کو اور رکھا آنکھون پر پس فرمایا حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جو کری یہ کام جیسا کیا دوست میری نی ثابت ہوگی اوسکو بیشک شفاعت
میری حافظ سخاوی کہتی ہین کہ یہ روایت درجہ صحت کو نہین پونہچی پہر نقل
کیا خضر علیہ السلام سی کہ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی
جو اذان مین اشہدان محمدا رسول اللہ سنکر یہ کہی اور چومی انگوٹھون کو
اور رکہی آنکھون پر نہ اندہا ہوگا اور نہ دکھہ پاویگا آنکھہ کا اور نقل کیا اور زیادہ تر انکو

سوا اسکی پھر کہا اور درجہ صحت کو قسم مرفوع مین اسمین سی کچھ نہین پونچا
لیکن حکایت کیا کہ بعض صالحین تھی چومتی انگوٹھون کو اور رکھتی تھی
آنکھونپر وقت اذان کی پھر چھوڑ دیا اس عمل کو بسبب اسکی کہ اس حدیث
مین کلام و اختلاف کیا گیا ہی پس بیمار ہوگئی وہ آنکھون سی پھر دیکھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کہ فرمایا آپ نی کیون چھوڑا تونی
اس فعل کو یعنی تعظیم اسم مبارک کو کہا اونہون نی اسواسطی کہ حدیث مین
لوگون کو کلام ہی پس فرمایا آپ نی کیا کفایت نہ کیا تجھکو ہماری نسبت نی
پس وہ بزرگ پھر کرنی لگی اوس فعل کو پھر نہ بیمار ہوی آنکھون سی کبھی

المسئلة التاسعة

مسئلہ نوان

منها ان قول القائل یا رسول اللہ او یا محمد بطریق الاستغاثة جائز ام لا

ترجمہ

اونہین مسائل سی ہی یہ کہ یا رسول اللہ اور یا محمد بطور مدد چاہنی کی کہنا جائز ہی یا نہین

جواب المسئلة التاسعة

جواب نوین مسئلہ کا

ان قول الشخص یا رسول اللہ یا نبی اللہ متضمن لندائه
والتوسل به صلی اللہ علیہ وسلم اما النداء فلا شك
فی جوازه اذا کان علی وجه التعظیم کیا نبی اللہ وان
لم یکن کذلك کیا محمد فمحرم لقوله تعالی لا تجعلوا دعاء

الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا وما وقع
من ذلك لبعض الصحابة فاما ان يكون قبل ان يسلم
قائله او قبل نزول الاية واما التوسل به فهو ايضا
جائز بل مطلوب والادلة على طلبه كثيرة
فلتطلب من مظانها فمنها قوله صلى الله عليه وسلم
اللهم اغفر لامى فاطمة بنت اسد واسع عليها مدخلها
بحق نبيك والانبياء الذين من قبلى وهذا اللفظ
قطعة من حديث طويل رواه الطبرانى فى الكبير
والاوسط وابن حبان والحاكم وصححوه عن انس ابن
مالك رضى الله تعالى عنه قال لما ماتت فاطمة بنت
اسد ام على ابن ابى طالب رضى الله تعالى عنه وكانت
ربت النبى صلى الله عليه وسلم دخل عليها رسول الله
صلى الله عليه وسلم عند راسها وقال رحمك الله
يا امى بعد امى الحديث بطوله فهذا توسل منه
صلى الله تعالى عليه وسلم بنفسه وبالانبياء من
قبله ومنها ما رواه الطبرانى والبيهقى ان رجلا
كان يختلف الى عثمان ابن عفان رض فى زمن
خلافته فى حاجته وكان لا يلتفت اليه ولا ينظر
اليه فى حاجته فشكى ذلك لعثمان ابن حنيف رض

فقال له ايت الميضاة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل
ثم قل اللهم اني اسئلك واتوجه اليك بنبينا محمد
نبي الرحمة يا محمد اني اتوجه بك الى ربي لتقضي
حاجتي وتذكر حاجتك فانطلق الرجل فصنع ذلك
ثم اتى باب عثمان رض فجاء البواب فاخذ بيده فادخله
على عثمان رض فاجلسه معه وقال اذكر حاجتك
فذكر حاجته فقضاها الحديث فهذا توسل
ونداء بعد وفاته صلى الله عليه وسلم
ومنها ما رواه البيهقي وابن ابي شيبة باسناد
صحيح ان الناس اصابهم قحط في خلافة عمر رضي الله
تعالى عنه فجاء بلال رضي الله عنه وكان من اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم الى قبر النبي صلى الله
عليه وسلم وقال يا رسول الله استسق لامتك
فانهم قد هلكوا فاتيان هذا الصحابي لقبر النبي
صلى الله عليه وسلم ونداؤه له وطلبه منه ان يستسقي
لامته دليل على ان ذلك جائز وهو من باب التوسل
والتشفع والاستعانة به صلى الله عليه وسلم
وذلك من اعظم القربات والله سبحانه وتعالى اعلم

ترجمہ

تحقیق قول کسی شخص کا یا رسول یا نبی اللہ شامل ہی آپ کی پکارنی کو اور
توسل پکڑنی کو ساتہ اوس جناب کی لیکن پکارنا پس بی شک جائز ہے
جب ہو بطریق تعظیم کی اور اگر ایسا نہو جیسی یا محمد کہنا بغیر تعظیم کی پس
حرام ہی بدلیل قول حق سبحانہ کی مت گردانو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنے
بعض کی بعض کو اور وہ جو واقع ہوا ہی ایسا لفظ بعض صحابہ سی پس یا
قبل مسلمان ہونی اونکی کی ہی یا قبل نازل ہونی آیت قرآن مجید کی ہی
اور لیکن توسل کرنا ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس وہ بھی جائز
بلکہ طلب کیا گیا ہی اور دلیلین اسکی مطلوب و مرغوب ہونی پر بہت ہین
کہ تلاش کر لیجاوین اونکی مقامات سی پس منجملہ دلائل کی ایک یہ ہی کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی چچی کی وفات کی بعد یا اللہ
بخشدی میری ما فاطمہ بنت اسد کو اور کشادہ کر اوسپر اوسکی جگہ بحق
اپنی پیغمبر یعنی حضور اقدس خود بدولت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب
پہلے پیغمبرون کی اور یہ لفظ ایک ٹکڑا ہی بڑی حدیث کا جسکو روایت کیا
طبرانی نی اپنی بڑی کتاب اور اوسط مین اور ابن حبان نی اور حاکم نی اور
صحیح ٹہرایا ان علمانی اوسکو حضرت انس رضی سی کہا انس رضی نی جب مرین
فاطمہ بنت اسد ما حضرت علی رضی کی جنھون نی حضور کو پرورش کیا تہا آپ
تشریف لائی اونپر اونکی سر کی نزدیک اور کہا رحم کری تمپر اللہ ای ما در میری
بعد میری حقیقی ما در کی آخر حدیث تک کہ بڑی ہی پس یہ توسل ہی آنحضرت سی
ساتہ اپنی اور پہلی پیغمبرونکی اور منجملہ دلیلون کی ایک وہ ہی جسکو روایت کیا

طبرانی اور بیہقی نی تحقیق ایک شخص جاتا تہا حضرت عثمان ابن عفان رضؓ
کی پاس اونکی وقت خلافت مین ایک غرض کی لیی اور آپ اوسکی
طرف التفات نہ فرماتی تہی پس اوس شخص نی حضرت عثمان ابن حنیف رضؓ
سی کہا پس عثمان ابن حنیف نی فرمایا تو وضو کر پہر مسجد مین جا کر نماز پڑہ پہر
کہہ یا اللہ مین سوال کرتا ہون تجہسی اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیری ساتہ
نبی ہماری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نبی رحمت ہین اور یا محمد تحقیق مین
متوجہ ہوتا ہون ساتہ تمہاری طرف اپنی رب کی تا کہ پوری کرو تم حاجت
میری یا تا کہ پوری کیجاوی حاجت میری اور بیان کر تو ای شخص حاجت
اپنی پس گیا وہ شخص اور کیا اوسنی فرمانا اونکا پہر آیا حضرت عثمان
ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ کی دروازہ پر پس آیا دربان اور لی گیا
اوسکو داخل مین پس بٹہایا حضرت عثمان رضؓ نی اوس شخص کو ساتہ اپنی
اور پوچہا حاجت کو اور روا کیا اوسکی حاجت کو پس یہ توسل ہی اور پکارنا
ہی آپ کو بعد وفات شریف کی اور منجملہ دلائل کی ایک یہ ہی کہ بیہقی اور ابن ابی شیبہ
نی باسناد صحیح روایت کیا تحقیق آدمیون کو قحط پونہچا خلافت حضرت عمر رضؓ
مین پس آئی حضرت بلال رضؓ کہ اصحاب کرام سی ہین طرف قبر شریف کی
اور کہا یا رسول طلب باران کی فرمائیی اپنی امت کی لیی کہ وہ ہلاک
ہوتی ہین پس آنا اون صحابی کا قبر شریف کی پاس اور پکارنا آپ کا اور
طلب کرنا باران کا آپ سی دلیل ہی اسکی جائز ہونی کی اور یہ باب
توسل اور شفاعت کی چاہنی اور مدد اور فریاد چاہنی سی ہی ساتہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ بڑی نیک کام سنی ہی اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے فقط

المسئلۃ العاشرۃ

مسئلہ دسواں

ومنها ان حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبرہ الشریف کحیاتہ فی الدنیا ام لا ترجمہ تحقیق زندگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف مین مثل زندگی دنیا کی ہی یا نہین

وجواب المسئلۃ العاشرۃ

اور جواب دسوین سوال کا یہ ہے

ان حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبرہ وکذا حیاۃ الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ثابتۃ ویجب الایمان بها وهی من جهۃ استماع کلام الزائرین وصلوۃ المصلین وغیر ذلک من امور الادراک والعلم کالحیوۃ الدنیویۃ بل ازید من بعض الوجوہ واما من جهۃ الطعام والشراب وتوقفها علیهما فلیست مثلها بل حیاتهم تشبہ حیاۃ الملائکۃ وحیاۃ اهل الجنۃ ولا یعلم صفتها وحقیقتها الا اللہ تعالی فیجب علینا الایمان بثبوتها من غیر بحث عن صفتها وکیفیتها واذا کان الامر کذلک فلا ینافی ان کلا منهم قد مات وانتقل من الحیوۃ الدنیویۃ بمعنی انہ زالت

عند الحیاۃ التی کانت فی دار الدنیا ثم ثبتت لھم حیاۃ اخریٰ
فلا یستشکل بقولہ تعالیٰ انک میت وانھم میتون والکلام
علیٰ ذلک مبسوط فی محلہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

ترجمہ

تحقیق زندگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی قبر مین اور اسی طرح زندگی
دوسری انبیا علیہم السلام کی ثابت ہی ایمان لانا اوسپر ضرور ہی
اور وہ زندگی بطریقہ سننی کلام زائرین کی اور رد درود پڑھنیوالون
کی اور سوا اسکی امور ادراک وعلم مین مانند زندگانی دنیا کی ہی بلکہ اوس
سی بھی زیادہ ہی بعض وجوہ سی اور لیکن بجہت کھانی اور پینی اور موقوف
ہونی زندگانی دنیا کی کھانی پینی پر پس حیات قبر کی اس امر مین مانند حیات
دنیا کی نہین ہی بل زندگی انبیا کی مانند زندگی فرشتونکی ہی اور نہین جانتا ہی
صفت اور حقیقت اسکی مگر اللہ تعالیٰ پس ضرور ہی ہمپر ایمان ثابت ہونی
حیات انبیا کا غیر بحث کرنی کی اوسکی صفت اور کیفیت سی اور جب یہ بات
ثابت ہی پس نہین منافی ہی حیات انبیا کی اس امر کو کہ اونکو موت لاحق ہوئی تھی
اور دنیا سی انتقال کر گئی تھی پھر بعد زوال اس حیات فانی کی دوسری حیات
اونکو ثابت ہو گئی پس نہین اعتراض کیا جا سکتا ہی ساتھ قول اللہ تعالیٰ کی
کہ فرمایا ہی تحقیق ای نبی تم مرنی والی ہو اور سب مرنے والی ہین اور کلام
اس مقام پر بڑا ہی اوسکی جگہ پر اور اللہ سبحانہ خوب جانتا ہے

المسئلۃ الحادیۃ عشر

سوال گیارہوان

ومنہا تقبیل قبور اولیاء اللہ وانبیائہ جائز ام لا۔

ترجمہ

بوسہ دینا قبور بزرگون اور پیغمبرون کا جائز ہی یا نہین

وجواب المسئلة الحادية عشر

اور جواب گیارہوین سوال کا یہ ہی

فی التحفة للشہاب ابن حجر ما نصه والتزام القبر وما علیه من نحو تابوت ولو قبره صلی اللہ علیه وسلم بنحو یده وتقبیله بدعة مکروهة قبیحة الخ ومنه یعلم الجواب واللہ سبحانه وتعالی اعلم

أمر برقمه المرتجی من ربه الغفران احمد بن زین دحلان مفتی الشافعیة بمکة المحمیة غفر اللہ تعالی له ولوالدیه ومشائخه ومحبیه وجمیع المسلمین

ترجمہ

کتاب تحفہ مین جو تصنیف شہاب ابن حجر کی ہی اس طرح لکھا ہی کہ ملنا قبر سی یا اوسکی اوپر جو کچہہ تابوت وغیرہ ہو اگرچہ قبر مبارک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اپنی ہاتہ سی اور چومنا اوسکا بدعت مکروہ بیجا ہی اور اسی قول سی جانا جاتا ہی جواب اور حق سبحانہ خوب جانتا ہی فقط حکم کیا اس جواب کی لکھنی کا بندہ نی جو امیدوار ہی اپنی رب سی بخشش کا

یعنی احمد پسر زین دحلان نی کہ مفتی ہی مکہ معظمہ کا بخشدی الله تعالی
اوسکو اور اوسکی ما باپ کو اور استادونکو اور اوسکی دوستونکو اور سب مسلمانونکو



الحمد لله وحده من ممد الكون استمد التوفيق والعون
وبعد فقد وقفت على هذا الجواب العجاب للعلامة
مولانا مفتي الشافعية ورئيس المدرسين بالبلد الامين
فرايت مولانا المذكور قد اصاب شاكلة الصواب
واتى بما يسر اولي الالباب ابقاه الله تعالى على هذه
العادة ورزقنا واياه الحسنى وزيادة امين
كتبه خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمان ابن
عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان
الله تعالى لهما ترجمہ سب تعریف خداکو ہی اکیلا ہی
مدد کرنی والی جہان سی چاہتا ہون توفیق و مدد کو بعد حمد وصلوۃ کی
پس مین واقف ہوا اس جواب اچھی سی واسطی بڑی عالم کی جو مفتی
شافعیہ کی ہین اور سردار سب مدرسون کی ہین مکہ معظمہ مین پس دیکھا
مین نی کہ ہماری مولانا مذکور نی پالیا طریقہ راستی کا اور لائی اون بات کو

جو خوشی مین ڈالتا ہی عقل والون کو زندہ رکھی اونکو اللہ تعالی
اس عادت پر اور رزق دی ہمکو اور اونکو نیکی جنت کی اور زیادتی آمین
لکھا اسکو خادم شریعت اور طریق دین نے یعنی عبد الرحمان
پسر عبد اللہ سراج نی کہ حنفی مذہب مفتی مکہ معظمہ کا ہی ہو اللہ تعالی واسطی
اون دونون کے

اللہ
عبد الرحمن
سراج
۱۲۸۰

حامدا ومصليا ومسلما

الحمد لله وحده وصلى الله على من لا نبي بعده رب زدني
علما وبعد فقد وقفت على هذا الجواب للعلامة
مفتي الشافعية ورئيس المدرسين بالبلد الامين
فرايته ابدى النصوص القاطعة لحل المشكلات
الدافعة لجميع المعضلات نفع الله به المسلمين امين
كتبه خادم الشريعة ببلدة الله المحمية
ابو بكر حجي مستوفي مفتي المالكية
كان الله في عونه حامدا ومصليا ومسلما

ابو بكر حجي
مستوفي

مخفی نرہے کہ یہ رسالہ متبرکہ جسکو جناب کنور محمد محمود علیخان و مسعود علیخان صاحب

بہ تحقیق کمال علمائے مکہ مکرمہ سے ضروری فتوے حاصل کرکے فراہم کیا اور
بغرض صحیح و عمدہ چھاپنے کے حوالہ جناب شیخ محمد نور اللہ صاحب مہتمم مطبع کیا
اس عاصی نے بہ تعمیل ارشاد مہتمم موصوف بہ کمال احتیاط مطابق اصل تحریر کر دیا

کتبہ العبد المذنب السید مومن حسین الصفی النقوی الامروہی غفر اللہ لہ و لوالدیہ